سوال

(296) سترہ کی اہمیت اور مقام ابراہیم پر سترہ کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آج کل الاعتصام میں سُترہ کی اہمیت کے متعلق بحث ہو رہی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادِ گرامی کے سامنے ''السمع والطاعۃ'' کے سوا چارہ نہیں اور یہی صراط مستقیم ہے ایک عملی مشکل ہے جس کا ذکر ضروری سمجھتا ہوں۔

۱۔ سُترہ ہر حالت میں ضروری ہے۔ ایک جامع مسجد میں ہزاروں نمازی ہیں۔ اول صف والوں کو مسجد کی دیوارِ بطورِ سُترہ مہیا ہوگئی، باقی لوگ سُترہ کہاں سے مہیا کریں اور کیسے کریں؟

۲۔ وَاتَّخِذُوا مِن مَقَامِ إِبرٰهِيمَ مُصَلًّى قرآن مجید کا فرمان ہے۔ ہر طواف کرنے والے نے اس مقام پر دو رکعت نماز ادا کرنا ہے۔ اس مقام پر زبردست بھیڑ ہوتی ہے۔ اس جگہ سُترہ کا کیا انداز ہوگا۔ اس جگہ سُترہ رکھنا بھی ایک مسئلہ ہے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

(۱) حالتِ جماعت میں امام کا سُترہ ہی سب کے لیے کافی ہوتا ہے۔ علیحدہ رکھنے کی ضرورت نہیں۔ اس حالت میں بعض صفوں کے آگے سے کوئی گزر جائے تو نماز میں کوئی فرق نہیں آتا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا منیٰ والا قصہ ''اس امر کی واضح دلیل ہے۔ صحیح بخاری میں اس پر باب قائم کیا ہے:

'سُترَةُ الِامَامِ سُترَةُ مَن خَلفَهُ۔'

۲۔ مقامِ ابراہیم پر اگر رَش ہو تو دوسری جگہ پیچھے ہٹ کر بھی یہ دو رکعتیں ادا ہو سکتی ہیں۔ جہاں سامنے سُترہ ممکن ہو۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی ''صحیح'' میں بایں الفاظ تبویب قائم کی ہے:

'مَن صَلَّی رَکعَتَیِ الطَّوَافِ خَارِجًا مِنَ المَسجِدِ، وَصَلَّی عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ خَارِجًا مِنَ الحَرَمِ۔'

پھر حدیث اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نقل کی ہے۔ اس میں ہے 'فَلَم تُصَلِّ حَتّٰی خَرَجَت' صحیح البخاری، بَابُ مَن صَلَّی رَکعَتَیِ الطَّوَافِ خَارِجًا مِنَ المَسجِدِ، رقم: ۱۶۲۶

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ رقمطراز ہیں :

’اَی مِنَ المَسجِدِ، اَو مِن مَکَّۃ۔ فَدَلَّ عَلٰی جَوَازِ صَلَاۃِ الطَّوَافِ خَارِجًا مِنَ المَسجِدِ۔ اِذ لَو کَانَ شَرطًا لَازِمًا : لَمَا اَقَرَّہَا النَّبِیُّ ﷺ عَلٰی ذٰلِکَ ‘فتح الباری : ۳/ ۴۸۷

اگرچہ افضل یہ ہے ،کہ خلف المقام ان دو رکعتوں کو ادا کیا جائے۔ اسی بناء پر اس کے بعد باب قائم کیا ہے : ’بَابُ مَن صَلَّی رَکعَتَیِ الطَّوَافِ خَلفَ المَقَامِ ‘

مزید آنکہ بعض اہلِ علم ویسے بھی حدودِ حرم میں سُترہ کے قائل نہیں۔ اگرچہ جانب راجح اس کے خلاف ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ :290

محدث فتویٰ